السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری تنخواہ ۲۸۰۰ ریال ہے ۔ اس میں سے کتنے پیسے مجھے اپنے والدین کو دینے چاہیئں ؟ میں نے اپنی تنخواہ میں سے ۱۰۰۰ ریال ان کو دے دیئے بتایا کے ماہانہ اتنا دوں گا ۔ لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ، اور انہوں نے بولا کے مجھے مکمل چاہیئے ۔ تم کون ہوتے ہو شرح فی صد لگانے والے ۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے ، قرآن و حدیث کی روشنی میں بتا دیجئے ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی اعتبار سے اگر والد اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ لینا چاہے تو یہ اس کا حق ہے ، وہ لے سکتا ہے ۔ نبی کریم نے فرمایا :

أنت ومالك لأبيك (مسند احمد:6902)

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے اولاد پر کوئی ضرر نہ آئے ۔ اگر بیٹے کی اولاد اور بیوی ہو تو ان کے نان ونفقہ کا خیال رکھے ۔ کیونکہ نبی کریم نے فرمایا :

لاضرر ولاضرار (مسند احمد:2865)

کسی کو ضرر نہ پہنچایا جائے ۔

اسی طرح والد کےلیے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ ایک بیٹے کا مال لے کر دوسرے کو دے دے ۔ بلکہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے کہ اولاد اس سے متنفر نہ ہو ، اور فقط اپنی ضروریات کے مطابق ہی اس کے مال سے لے ۔ ورنہ اولاد کی طرف سے نافرمانی کا خدشہ ہے ۔ احناف ، مالکیہ اور شوافع کا یہی موقف ہے کہ والد صرف اپنی ضرورت کے مطابق لے سکتا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی